عورتوں میں تعلیم کا عام رواج ہے، اس لئے ان کی تعداد بھی بہت تھی، دوسرے دن یعنی ۳ر فروری کو اسی پنڈال میں جماعت اسلامی کی طرف سے، جس کی ایک بڑی دکان کتابوں کی جن میں اکثر وبیشتر آسامی اور بنگالی زبان میں تھیں، تقریب گاہ میں لگی ہوئی تھی۔ راقم الحروف کو ایک شاندار استقبالیہ دیا گیا۔ چائے نوشی کے بعد مولانا عبدالفتاح صاحب امیر جماعت اسلامی بنگال واڑلیسہ نے ایک نہایت سبق آموز اور پرجوش تقریر کی اور اس گنہگار کی نسبت وہ کچھ فرمایا کہ کسی قدر ترمیم کے ساتھ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کا مصرعہ: "اک فاسق وفاجر میں اور ایسی عنایتیں" یاد آگیا! کیا عجب کہ ایسے ہی صلحائے امت کا حسن ظن موجب مغفرت ورحمت ایزدی ہوجائے کہ رحمت حق بہانہ می جوید۔ مولانا کی تقریر اور تعارفی کلمات کے بعد نصف گھنٹہ میں نے تقریر کی جس میں جماعت اسلامی کے نمایاں کارناموں اور ٹھوس اسلامی اور تعمیری خدمات پر روشنی ڈالی۔

نمائش میں جو چیزیں میں نے خاص طور پر دلچسپی سے دیکھیں اور نوٹ کیں وہ یہ ہیں:

(۱) قرآن مجید کے قدیم مخطوطات (۲) اورنگ زیب عالمگیر کا ایک وقف نامہ اومانندا کے مندر کے لئے جو گوہاٹی میں دریائے برہمپتر کے درمیان ایک پہاڑی پر واقع ہے (۳) اورنگ زیب عالمگیر کے دو فرمان راجہ مان سنگھ کے نام جس میں اسے حکم دیا گیا ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے کروپ (آسام کا قدیم نام) کو فتح کرکے اہوم (آسام کا قدیم حکمران خاندان) کے قبضہ سے نکال لے، (۴) ہاتھیوں کے اقسام وانواع اور ان کے صفات پر سترہویں صدی کا لکھا ہوا ایک مخطوطہ جس کا مصنف سوکمار برکائتھ نام کا ایک ہندو ہے، لیکن اس کی تصویریں دو مسلمان مصوروں (دلبرادھ ڈوسائی ؟) نے بنائی ہیں (۵) قدیم زمانہ میں جو عرب خاندان یہاں آکر آباد ہوگئے تھے ان کے ہاتھ کی عجیب وغریب تحریریں کہ ان کی زبان تو آسامی ہے مگر رسم الخط عربی ہے (۶) ایک سو برس پہلے کی لکھی ہوئی بھگوت گیتا کی شرح جس کا مصنف ایک مسلمان شاہ شیخ چاند خاں ہے اور جو مشہور